یا سا جاتا ہے۔ یہ پنتھ منش ماتر کی روح کی بنا پر تقسیم سے بنا
کرتے ہیں۔ روح کی چار حالتیں ہوتی ہیں۔ اسلئے پنتھ چار ہوتے ہیں۔
جہاں قوموں کے قلعے ہوتے ہیں۔ وہاں پنتھوں کے دھارمک استھان ہوتے
ہیں۔ پہلا پنتھ انسان کے پانچ تت کے تن استھول روپ کیلئے ہوتا ہے
یعنی ہندو روپا کے لئے۔ اسلئے پہلے پنتھ کا نام ہندو ہے۔ اسمیں صرف وہ
شامل ہو سکتے ہیں جو اپنی جاتی پاسی بتائیں۔ جاتی چھپانے والوں کو ہندوؤں
میں شمار نہیں کیا جاتا۔ حرامزادوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ ہندو پنتھ میں
مورکھ بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے طریقہ تعلیم نقلی ہوتا ہے۔ منطقی نہیں۔
اس پنتھ کا مارگ کرم اور دھرم سچ ہے۔ اس پنتھ میں دنیاوی مریادا یعنی
شرع بتائی جاتی ہے۔ اس کے دھارمک استھان مندر میں مورتی کی پوجا
ہوگی اور پرشاد مورتی بھینٹ ہوگا۔ دوسرے آشرم کے شروع ہوتے
ہی جو سچ بولنے کی جانچ سیکھ چکے ہوں۔ وہ دوسرے پنتھ میں شامل
ہونے کے حقدار ہوتے ہیں۔ یہ سکھشا پانچ گیان اندریوں کے من کو دی
جاتی ہے۔ اسلئے اس پنتھ کو روحانی تعلیم کی سکھشا لینے والوں یعنی سکھوں
کا پنتھ کہتے ہیں۔ کافروں کیلئے اس پنتھ میں کوئی جگہ نہیں۔ یہاں شبدوں کے
ذریعے سکھشا دی جاتی ہے۔ اسلئے یہاں شبد کی پوجا ہوگی اور پرشاد شبد
بھینٹ ہوگا۔ اس پنتھ کا مارگ بھگتی اور دھرم سنتوکھ ہے۔ یعنی یہاں سنتوکھ
کے سبق پڑھائے جاتے ہیں۔ جو کہ آتمک گیان کی شکل میں ہوتے ہیں
تیسرے آشرم کے شروع ہونے پر اکثر انسان سنتوکھی ہو جاتے ہیں
لہذا تیسرے پنتھ میں صرف سنتوکھی شامل ہو سکتے ہیں۔ یعنی جو کام کرودھ
لوبھ موہ ہنکار سے رہت ہوں یعنی خالص ہوں۔ اسلئے اس پنتھ کا
نام خالصہ ہے عربی میں مومن اور انگریزی میں Puritan کہتے ہیں۔ انکے
دھارمک استھان سچے تخت ہوتے ہیں۔ وہاں دیا کے سبق سکھے جاتے
ہیں۔ اور باہر انکی مشق کی جاتی ہے۔ ان میں شستر کی پوجا اور
پرشاد شستر بھینٹ ہوتا ہے۔ اس پنتھ کا مارگ گیان کرم روحانی راج
یعنی پراوپکار و دھرم دیا ہوتا ہے۔ چوتھا پنتھ برہم روپ یعنی سادھوؤں
سنتوں کا ہوتا ہے۔ ان میں دیا سے خالی کو رہنے کی جگہ نہیں ان کا مارگ
دھیان اور دھرم ایکو برہم (دوتیا ناستی؟) ہے شریعت سے
ہندو بنتا ہے طریقت سے سکھ یعنی مسلمان حقیقت سے خالصہ یعنی